سوال

(63)عیدالاضحیٰ کے بعد قربانی کرنا کتنے دن تک درست ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا فرماتے ہیں اہل علم اس مسئلہ میں کہ عیدالاضحیٰ کے بعد قربانی کرنا کتنے دن تک درست ہے۔ مذہب آئمہ اور احادیث سے اس کی وضاحت فرمائی جاوے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

اس مسئلہ میں آئمہ کے قریباً سات قول ہیں۔ عید کے بعد دو دن 2۔امام مالکؒ ۔امام ابو حنیفہؒ۔امام احمدؒ کا جو مسلک ہے۔ عید کے بعد تین دن ۔ عطا۔حسن بصری۔امام اوضاعیؒ۔امام شافعیؒ۔ابو ثوری وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔

3۔ عید کے بعد چھ دن تک یہ قتادہ کا مذہب ہے۔

4۔ دس دن تک یہ ابن تیمیہؒ کا خیال ہے۔

5۔ ذوالحجہ کے بیس دن یعنی آخر ماہ تک (حسن بصری۔ محمد بن عبدالعزیز۔ سلیمان بن یسا۔ ابو مسلم بن عبدالرحمٰن۔

6۔ عام شہروں میں صرف ایک دن اور منیٰ میں تین دن سعید بن جبیر۔ جابر بن زید۔)

7۔ صرف عید کے دن (ابن سیرین۔ حمید بن عبدالرحمٰن۔ محمد القاری ص114 ج10 نیل الاوطار ص216 ج5 معنی ابن قدامہ مع شرح ص114 ج11 فتح الباری ص323-325)

ان مذہب سے سب سے پہلا اور دوسرا مذہب معمول بہا ہے فقہا حنفیہ کا رجحان پہلے مسلک کی طرف ہے۔ ہمارے ملک میں چونکہ عام لوگ حنفیہ ہیں۔ اور وہ دوسرے مسلک کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ دوسرے مسلک کی وضاحت کی جائے۔تاکہ کم علم۔ اور جاہل لوگ عامة المسلمین میں منافرت پھیلا کر مسکین اور مسلمان جس پر چاہیں عمل کریں۔۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

الاضحیۃ جائزۃ یوم النحر وایام من کلہا منی لانہا ایام الفسک الخ

قربانی منٰی کے تمام دن جائزہے۔ کیونکہ یہ حج کے ایام ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔

فان قال قائل فی الحجۃ وان ایام منی ایام اضحی کلہا قیل کما کانت الحجۃ بان یومن بعد یوم النحر یومی الضحیۃ فان قال قائل فکیف ذالک قیل نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر پوچھا جائے کہ اس کی کیا دلیل ہے کہ سارے ایام منیٰ (10 زی الحجہ سے 13 تک میں قربانی درست ہے۔) جواب یہ ہے کہ عید کے دو دن قربانی جس دلیل سے درست ہے۔ اسی دلیل سے تیسرے دن بھی جائز ہے۔ آپ ﷺ نے خود تو قربانی عید کے پہلے دن فرمائی اس کے بعد نہ دو دن قربانی سے روکا نہ تیسرے دن کےلئے یعنی 13 تاریخ کیلئے۔ گیارہ اور 12 سے الگ نہیں دیا۔ بلکہ جب احکام حج میں وہ ان کے ساتھ برابر ہے۔ تو قربانی میں ان سے بلا دلیل الگ کیوں کیا جائے۔ اگر پوچھا جائے کہ اس کے متعلق کوئی حدیث ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے سنت مُس اس پر دلیل موجود ہے۔ مختصر مزنی ص 214۔ جلد 5 برحاشیہ کتاب الام میں بھی مختصراً اس کی تایند موجود ہے۔

ابن قدامہ مغنی میں اس مسلک کے متعلق فرماتے ہیں۔

روي ان علی اخرہ اخر ایام تشریق وہو ومذہب الشافعی وقول عطاء والحسن لانہ روي عن جبیر بن مطعم ان النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایام منی کلہا منحر **(ص 112 ج 11)**

ذبح آخری ایام تشریق تک درست ہے۔ امام شافعی عطاء حسن بصری کا یہی مذہب ہے اور اس کی دلیل جبیر بن مطعم کی حدیث ہے۔

امام شوکانی جبیر بن مطعم کی حدیث پر گفتگو کے بعد فرماتے ہیں۔

وقد اسفدل الحدیث علی ان ایام التشریق کلہا ایام ذبح وہی یوم النحر وثلثۃ ایام بعدہ وقد تقدم الخلاف فیہا فی کتا بالعیدین وکذالک روي فی الہدي عن علی انہ قال ایام النحر یوم الاضحی وثلثۃ ایام بعدہ وکذا احکاء النووي عنہ فی شرح مسلم وحکاہ الیضا عن جبیر بن مطعم وابن عباس وعطاء والحسن البصري وعمر بن عبد العزیز وسلیمان بن موسی الاسدي فقیہ اہل الشام ومکحول والشافعی وداود الظاہري وحکاہ صاحب الہدي عن عطاء ولاوزاعی وابن المنذر ثم قال روي من وجہین مختلفین یشد احدہما الاخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کل منی منحر وکل ایام تشریق ذبح وروي من حدیث جبیر بن مطعم وفیہ النقطاع ومن حدیث اسامہ بن زید عن عطاء عن جابر قال یعقوب بن سفیان اسامۃ ابن ذید عنہ اہل المدینۃ ثقۃ مامون

یہ حدیث دلیل ہے۔ اس امر کی کہ تمام تشریق میں ذبح درست ہے۔ یعنی یوم النحر اور اس کے بعد تین دن زاد المعاد میں حضرت علی سے منقول ہے۔ کہ قربانی عید کے بعد تین دن تک درست ہے۔ اسی طرح نووی نے مسلم کی شرح میں لکھا ہے۔ اور جبیر بن مطعم اور ابن عباس عطا حسن بصری۔ عمر بن عبد العزیز۔ سلمان موسیٰ اسدی سے جو شام کے فقہیہ ہیں۔ مکحول امام شافعی اور داؤد ظاہری سے نقل کیا ہے۔ ابن قیم نے عطا اور اوزاعی اور بن منذر کا مذہب بیان کیا ہے۔ پھر فرمایا یہ حدیث دو طریق سے مروی ہے۔ جو ایک دوسرے کیلئے تقویت کا موجب ہے۔ جبیر بن مطعم کے طریقے میں انقطاع ہے۔ جابر کی حدیث اسامہ بن زید کے طریق سے مروی ہے۔ کہ اسامہ بن زید اہل مدینہ میں بہت ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

قال ابن بطال تبعا للطحاوي لم ینقل عن الصحابۃ غیر ہذین اللقولین

صحابہ سے ان دو مذاہب کے سوا کوئی منقول نہیں۔ اور دوسرے قول (یعنی قربانی چار دن ہے) کو جمہور کا قول فرماتے ہیں۔

وحجۃ الجمہور حدیث جبیر بن مطعم رفعہ فجاج منی منحر وفی کل ایام التشریق ذبح اخرجہ احمد لکن فی اسنادہا انقطاع ووصلہ الدار قطنی ورجالہ ثقات

(فتح الباری ہند ص 325۔323)

جمہور کی دلیل جبیر بن مطعم کی حدیث ہے۔ سارے ایام تشریق میں ذبح کرنا درست ہے۔ اسے احمد نے معارض فرمایا اس کی روایۃ میں انقطاع ہے۔ دار قطنی نے اسے موصول بیان فرمایا ہے۔ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

اس حدیث کو احمد نے مسند میں ابن حبان نے صحیح میں زکر کیا ہے۔ لیکن اسی انقطاع میں عبد الرحمن بن ابی حسین جبیر بن مطعم سے نہیں بقی نے اسے معرفۃ السنن والاثار میں زکر فرمایا ہے۔ اور انقطاع کا زکر نہیں کیا۔ دار قطنی نے ابو سعید کے طریق سے زکر کیا ہے۔ اور ابو سعید میں معمولی ضعف ہے۔ بزار کی زکر میں سوید ثقہ نہیں۔ انفراد کی صورت میں یہ حجت نہیں۔

جبیر بن مطعم کی حدیث مختلف طریق سے مقطوع مرفوع ثقات ضعاف سب سے مروی ہے۔ تمام طریق میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ مگر اس کے باوجود مجموع طرق سے ثابت ہے۔ کہ حدیث کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے۔ اسی لئے آئمہ حدیث کا رجحان اسی طرف ہے۔ کیونکہ باقی مسلک یا تو بالکل نے دلیل ہیں۔ یا ان کی بنیاد محض آثار صحابہ پر ہے۔ چنانچہ احناف کے مسلک کا بھی یہی حال ہے۔ پھر ان آثار میں غرابت بھی ہے۔ زیلعی نصب الرایہ میں حضرت عمر وابن عباس کے آثار کا زکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ قلت غریب جدا۔ بہت ہی غرابت ہے۔ (ج 2ص 212)

ظاہر ہے امام شافعی کا مسلک جمہور کا مسلک ہونے کے علاوہ دلیل کے حساب سے بھی نسبتاً مضبوط ہے۔ اس لئے اس مسلک پ عمل درست ہے۔ اور انکار جہالت۔

امام بیہقیؒ جبیر بن مطعم کی حدیث کے تمام طرق کا زکر کیا ہے۔ اور معاویہ بن یحیٰ صدفی کے طریق میں ابو سعید اور ابو ہریرہ دونوں س نقل کیا ہے۔ ابن عباس۔ عطا۔ عمر بن عبد العزیز۔ سلمان بن موسیٰ اور مکحول کے آثار کی رسانید بھی زکر کی ہیں۔ جن سے مجموعی طور پر اس مسلک کے ماخذ کی قوت معلوم ہوتی ہے۔

(سنن بہقی۔ ج 2ص 295)

علامہ ترکمانی حنفیہ کےلئے متعصب مشہور ہیں۔ وہ بھی فرماتے ہیں۔

لم یصح فی ہذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیٔ (ج 8ص 267)

یعنی آنحضرتﷺ سے اس مسئلہ میں دونوں طرف کوئی حدیث ثابت نہیں۔ سارا مدار آثار صحابہ پر ظاہر ہے۔ کہ اس صورت میں کسی مسلک پر انکار دیانت کے بھی خلاف ہے۔

علامہ جبیر بن مطعم کی حدیث کے بعد فرماتے ہیں۔

رواہ احمد وروي الطبراني في الاوسط عنه ایام التشریق کلها ذبح ورجال احمد وغیرہ ثقات (مجمع الزوائد ج 4ص 34)

احمد اور طبرانی نے اوسط میں اس حدیث کا زکر کیا اور احمد وغیرہ نے رجال ثقہ ہیں۔

حافظ دار قطنی نے حدیث جبیر بن مطعم کو مرفوعاً زکر فرمایا ہے۔ اور صاحب تعلیق المغنی نے نصب الرایہ کا اقتباس نقل فرمایا ہے۔ جس سے حدیث جبیر بن مطعم کا مقام ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ احناف کے مسلک اور ان کے دلائل کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ دیانت دار آدمی کیلیۓ دونوں مسلکوں میں ترجیح کے وجوہ آشکار ہو جاتے ہیں۔ معاملہ کی تہ تک پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں۔ مگر تنگ دل اور متعصب کیلیۓ نصوص بھی کفایت نہیں کر سکتے۔

حافظ ابن القیم فروع میں فرماتے ہیں۔ اور حنابلہ کا مسلک اس مسئلہ میں احناف ہی سے ملتا ہے۔ مگر دلیل کی قوت کے پش نظر ان کی رائے کا رجحان امام شافعی اور آئمہ حدیث کی

طرف ہے وہ پوری جرائت ک ساتھ اس مسلک کی حمایت کرتے ہیں۔ مختصر بحث کے بعد فرماتے ہیں۔

وقد قال علی ابن ابی طالب ایام النحر یوم الاضحی وثلثة ایام بعدہ وہو مذہب ایام اہل البصرۃ والحسن وامام اہل مکہ عطاء ابن ابی رباح و امام اہل الشام الاوزاعی وامام فقہاء اہل الحدیث الشافعی واقتادہ ابن المنذر ولان الثلاثۃ مختص بکونہا ایام منی و ایام الوحی وایام التشریق ویوم السیا مہا نہی لغوۃ فی ہذا الاحکام فکیف تصدق فی جواز الذبح بغیر نص 1 ولا اجماع وروي من وجہین مختلفین بسند احد ہما الاخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کل منی نحر کل ایام التشریق ذبح وروي عن حدیث جبیر بن مطعم وفیہ انقطاع ومن حدیث عطاء عن جابر قال یعقوب بن سفیان اسامۃ بن زید عند اہل المدینۃ ثققہ ماموں ذاد المعاد (ج 1 ص 246)

بعض کم فہم اور متعصب حضرات سارا زور جبیر بن مطعم کی حدیث اور اس کی جرح میں صرف کردیتے ہیں۔ حالانکہ جبیر بن مطعم کی حدیث استدلال کی بنیاد نہیں۔ بلک موید ہے۔ اصل بنیاد دونوں مسلکوں میں مشابہت ہے۔ جہاں دونوں کا زکر ہے وہاں تیسرے سے روکنے کا کوئی قرینہ نہیں۔ اور ایام منیٰ میں تشابہہ اور مضاحات ظاہر ہے۔ اس لئے حافظؒ نے جبیر بن مطعم کی حدیث کا زکر صرف تذکرہ اور تائید اکیا ہے۔ اسے اساس استدلال قرار نہیں بتایا یہ وہ انصاف پسندی ہے۔ جو تقلید اور جمود کے بعد کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ وہ امام احمد کے مسلک کو جانتے ہیں۔ مگر دلائل کے ساتھ جارہے ہیں۔ یہی وہ حضرات ہیں جن سے ایمان اور دیانت کی سرزمین ہمیشہ سرسبز وشاداب رہے گی۔ رضی اللہ عنہم

الحافظ ابن تیمیہ نے جبیر بن مطعم کی حدیث کے بعض طرق زکر کرکے فرمایا۔

ہذا الطرق التی روي بہا کلہا منقطعات ولکن رواہ ابن حبان فی صحیح موصولا بحر ہذا المتن (منتقی الاحبار جلد 2 ص 308)

یہ تمام طرق منقطع ہیں۔ لیکن ابن حبان نے یہ تین موصول بیان کیا ہے۔ یہ عبارت منتقی کے مصری نسخہ میں ہے۔ غالباً ہندوستانی نسخے میں نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابن حبان نے اس تین کو موصولاً بیان کیا ہے۔ گویا انقطاع کی علت جاتی رہی۔ اگر یہ صحیح ثابت ہوجائے۔ تو یہ مسلک بہت جلد مظبوط ہوجائے گا۔

اس وقت کسی مسلک پر تنقید کرنا مقصود نہیں۔ ویسے بھی موضوع بہت طویل ہوگیا ہے۔ تلخیص الجبر الدوایہ نے تخریج احادیث الہدایہ س استفادہ اسی لئے نظر انداز کردیا ہے۔ لیکن علامہ ترکمانی کی روش عجیب ہے۔ وہ اپنے مخالف کو بھی نہیں بخشتے۔ اور نہ ہی کسی کو جائز رعایت دینے کیلئے آمادہ ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے مسلک کی تمام کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے جیسے قول ابن قیم وعلامہ ترکمانی اس موضوع پر کوئی حدیث مرفوع نہیں۔ آیا یہ جرح سے خالی نہیں۔ علامہ طحاوی کا ارشاد ابن عباس کے قول کی سند جید ہے۔ یہ بھی محض تسکین قلب کا سامان ہے ورنہ ابن حزم چونکہ بقیہ زوالحجہ میں قربانی کے قائل ہیں۔ اس لئے انھوں نے دونوں مسالک کے آثار پر بھی گفتگو فرمائی ہے۔ ان کی رسانید کا جائزہ لیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسلک کو بھی دوسرے پر اعتراض کا حق نہیں۔ امت کا تعامل دونوں مسالک پر عمل کرتے تھے۔ بلکہ عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے دونوں مسلک مروی ہیں۔ (محلی ج 7 ص 377)

آثار کی رسانید پر بحث فرمائی۔ زرقانی نے شرح موطا میں امام شافعیؒ کا مسلک زکر فرما کر ابن حبان کی حدیث کو زکر کیا ہے۔ اس کی سند پر جرح نہیں کی۔ البتہ اپنے مسلک کے مطابق اس کی توجیہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ (زرقانی مطبوعہ مصر ج 3 ص 79) (اخبار الاعتصام لاہور جلد 2 ش 4۔5)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 166-172